

فاطمہ زہراء (سلام اللہ علیہا) کا ایمان اور تقویٰ

<?xml encoding="UTF-8">

فاطمہ زہراء (سلام اللہ علیہا) کا ایمان اور تقویٰ

پوری کتاب حاصل کرنے کے لئے کلک کیجئے

نفسیات کے ماہرین کے درمیان یہ بحث ہے کہ بچوں کے لئے دینی تعلیمات اور تربیت کس وقت سے شروع کی جائے ایک گروہ کا نظریہ یہ ہے کہ بچہ جب تک بالغ اور رشید نہ ہو وہ عقائد اور افکار دینی کو سمجھنے کی استعداد نہیں رکھتا اور بالغ ہوتے تک اسے دینی امور کی تربیت نہیں دینی چاہیئے۔ لیکن ایک دوسرے گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ بچے بھی اس کی استعداد رکھتے ہیں اور انہیں دینی تربیت دی جانی چاہیئے ربیت کرنے والے دینی مطالب اور مذہبی موضوعات کو سادہ اور آسان کر کے انہیں سمجھائیں اور تلقین کریں اور انہیں دینی امور اور اعمال کو جو آسان ہیں بجالانے پر تشویق دلائیں تا کہ ان کے کان ان دینی مطالب سے آشنا ہوں اور وہ دینی اعمال اور افکار پر نشو و نما پاسکیں۔ اسلام اسی دوسرے نظریئے کی تائید کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ بچوں کو جب وہ سات سال کے ہوجائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کریں۔ (شافی ج ۲ ص ۱۴۹)

پیغمبر اسلام (ص) نے دینی امور کی تلقین حضرت زہرا (ع) کے گھر بچپن اور رضایت کے زمانے سے جاری کردی تھی۔ جب امام حسن علیہ السلام دنیا میں آئے اور انہیں رسول خدا (ص) کی خدمت میں لے گئے تو آپ نے انہیں بوسہ دیا اور دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت اور امام حسین علیہ السلام کی ولادت کے موقع پر بھی یہی عمل انجام دیا (بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۴۱)۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نماز پڑھنا چاہتے تھے امام حسین علیہ السلام بھی آپ کے پہلو میں کھڑے ہو گئے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے تکبیر کہی تو جناب امام حسین علیہ السلام نہ کہہ سکے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے سات مرتبہ تکبیر کی تکرار کی یہاں تک کہ امام حسین (ع) نے بھی تکبیر کہہ دی۔ (بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۰۷)

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم دینی تلقین کو اس طرح موثر جانتے تھے کہ تولد کے آغاز سے ہی آپ نے امام حسن (ع) اور امام حسین (ع) کے کانوں میں اذان اور اقامت کہی تا کہ اولاد کی تربیت کرنے والوں کے لئے درس ہوجائے یہی وجہ تھی کہ جناب فاطمہ (ع) جب امام حسن (ع) کو کھلایا کرتیں اور انہیں ہاتھوں پر اٹھا کر اوپر اور نیچے کرتیں تو اس وقت یہ جملے پڑھتیں اے حسن (ع) تو باپ کی طرح ہوتا حق سے دفاع کرنا اور اللہ کی عبادت کرنا اور ان افراد سے جو کینہ پرور اور دشمن ہوں دوستی نہ کرنا۔ (بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۲۸۶)

جناب فاطمہ زہرا، بچوں کے ساتھ کھیل میں بھی انہیں شجاعت اور دفاع حق اور عبادت الہی کا درس دیتی تھیں اور انہیں مختصر جملوں میں چار حساس مطالبہ بچے کو یاد دلا رہی ہیں، یعنی باپ کی طرح بہادر بننا اور اللہ کی عبادت کرنا اور حق سے دفاع کرنا اور ان اشخاص سے دوستی نہ کرنا جو کینہ پرور اور دشمن ہوں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم مالی تقویٰ اور ناپاک غذا کے موارد میں اپنی اسخت مراقبت فرماتے تھے کہ ابوہریرہ نے نقل کیا ہے کہ جناب رسول خدا (ص) کی خدمت میں کچھ خرما کی مقدار زکوٰۃ کے مال سے موجود تھی آپ نے اسے فقراء کے درمیان تقسیم کردیا جب آپ تقسیم سے فارغ ہوئے اور امام حسن (ع) کو کندھے پر بیٹھا کر چلنے لگے تو آپ نے دیکھا کہ خرما کا ایک دانہ امام حسن (ع) کے منہ میں ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا ہاتھ امام حسن علیہ السلام کے منہ میں ڈال کر فرمایا طخ طخ بیٹا حسن (ع) کیا تمہیں علم نہیں کہ آل محمد (ص) صدقہ نہیں کھاتے۔ (ینابیع المودہ ص ۲۷۔ بحار الانوار، ج ۲۳ ص ۳۰۵)

حالانکہ امام حسن (ع) بچے اور نابالغ تھے کہ جس پر کوئی تکلیف نہیں ہوا کرتی چونکہ پیغمبر (ص) جانتے تھے کہ ناپاک غذا بچے کی روح پر اثر انداز ہوتی ہے لہذا اسے نکال دینے کا حکم فرمایا قاعدتاً بچے کو بچپن سے معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ کھانے کے معاملہ میں مطلقاً آزاد نہیں ہے بلکہ وہ حرام اور، حلال کا پابند ہے اس کے علاوہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اس عمل سے حسن علیہ السلام کی شخصیت اور بزرگی منش ہونے کی تقویت کی اور فرمایا زکوٰۃ بیچاروں کا حق ہے اور تمہارے لئے سزاوار نہیں کہ ایسے مال سے استفادہ کرو، حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی اولاد میں شرافت، طبع اور ذاتی لحاظ سے بڑا ہونا اس قدر نافذ تھا کہ جناب ام کلثوم نے ویسے ہی کوفہ میں عمل کر دکھایا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کے جد نے انجام دیا تھا۔

مسلم نے کہا کہ جس دن امام حسین علیہ السلام کے اہلبیت قید ہوکر کوفہ میں لائے گئے تھے تو لوگوں میا اہلبیت کے بچوں پر رحم اور رقت طاری ہوئی اور انہوں نے روٹیاں، خرما، اخروٹ بطور صدقہ ان پر ڈالنی شروع کیں اور ان سے کہتے تھے کہ دعا کرنا ہمارے بچے تمہاری طرح نہ ہوں۔

جناب زہرا (ع) کی باغیرت دختر اور آغوش وحی کی تربیت یافتہ جناب ام کلثوم روٹیاں اور خرما اور اخروٹ بچوں کے ہاتھوں اور منہ سے لے کر دور پھینک دیتیں اور بلند آواز سے فرماتیں ہم اہلبیت پر صدقہ حرام ہے۔ (مقتل ابی مختف، ص ۹۰)

اگر چہ امام حسین (ع) کے بچے مکلف نہ تھے لیکن شرافت طبع اور بزرگواری کا اقتضا یہ تھا کہ اس قسم کی غذا سے حتیٰ کہ اس موقع پر بھی اس سے اجتناب کیا جائے تا کہ بزرگی نفس اور شرافت اور پاکدامنی سے تربیت دیئے جائیں۔